شذرات

عرب اسرائیل جنگ کے بعد مراکش کے دارالحکومت رباط میں جو حال ہی میں عرب سربراہ کانفرنس ہوئی وہ نتیجہ کے لحاظ سے نہایت کامیاب کانفرنس ہے۔ ایک طرف تو بعض یورپی ممالک امریکہ سے مل کر عربوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہیں، ان کو عربوں کے تیل پر اپنا قبضہ جمانا اور من مانی کرنا مقصود ہے۔ اس سلسلے میں ماضی قریب میں امریکہ کے صدر کی عربوں کو دھمکی نے مزید الجھاؤ پیدا کردیا تھا۔ عرب سربراہ ان تمام حالات سے باخبر تھے۔ اور پھر یہ بھی ان کو معلوم تھا کہ اسرائیل جنگ اکتوبر میں کافی نقصان اٹھا چکا ہے اور اس کو اپنی طاقت پر آئندہ کافی عرصے تک جنگ کرنے کی طاقت نہ تھی لیکن امریکہ کی پشت پناہی اور اسلحہ و بارود کی بے انتہا ترسیل نے اسرائیل کو پھر ایک بار اس قابل بنادیا ہے کہ وہ اس پاک خطے میں نئی جنگ بھڑکانے کی تلاش میں ہے اور گزشتہ لڑائی کے بعد اسرائیل نے جو مقبوضہ عرب علاقوں کو خالی کرنے کا وعدہ کیا تھا، اس میں بھی اس نے جزوی طور پر کچھ علاقے خالی کیے ہیں اور باقی میں ٹال مٹول کر رہا ہے۔ امریکہ اور کچھ دوسرے یورپی ممالک سے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا نعرہ تو بار بار لگایا جا رہا ہے لیکن اسرائیل کو اسلحہ کی بے انتہا امداد اور ترسیل سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں پائیدار قیام امن میں مخلص نہیں ہیں اور بار بار ڈاکٹر کسنجر کو اس خطے میں بھیج کر اسرائیل کو اپنی قوت بڑھانے کا موقعہ دیا جا رہا ہے۔

ان حالات میں رباط میں عرب سربراہوں کا آپس میں مل بیٹھ کر فیصلہ کرنا ان کی سیاسی بصیرت کی دلیل ہے۔ عربوں کو باوجود ان کی ذاتی اور وسائل کی بے پناہ قوت کے اس لیے شکست کھانی پڑی تھی کہ ان میں دشمنوں نے افتراق اور عداوت کی وسیع خلیج حائل کر رکھی تھی، اس لیے وہ فلسطین کے متعلق ہر بار کوئی متفقہ اور مشترکہ فیصلہ نہیں کر سکتے تھے۔ اور سب سے اہم فیصلہ جلاوطن فلسطینی مہاجروں کا تھا جن کو ظلم اور تشدد سے دھکیل کر اپنے وطن سے نکال دیا گیا تھا۔ الجزائر کانفرنس میں جب فلسطینی مہاجروں کی نمائندگی کا سوال اٹھا تھا تو اردن کی سلطنت ہاشمیہ کے سربراہ کی طرف سے احتجاج ہوا

تھا کہ تنظیم آزادیٔ فلسطین کو فلسطین کی واحد نمائندہ جماعت قرار دینا صحیح نہیں ہے۔ اردن کو اس
جماعت کی پورے فلسطین کی واحد نمائندہ حیثیت پر سخت اعتراض ہے۔ کیونکہ اگر اسے تسلیم کیا جائے
تو مشرق کنارے پر آزاد فلسطینی بھی ان علاقوں پر اردنی اقتدار کو تسلیم نہیں کریں گے اور ان کے
خیال میں فلسطینی قوم کے حقوق فلسطینی حکومت کے قیام سے حاصل نہیں ہوسکتے، اردن کے مغربی کنارے
سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے بعد اقوام متحدہ کی فوج کا تعین چاہتا ہے، ایک طرف تو شاہ اردن
نے ان خیالات کا اظہار کیا تھا تو دوسری طرف الجزائر کے جناب حواری بومدین نے صاف لفظوں
اعلان کیا تھا کہ الجزائر کانفرنس کی قرار دادیں متفقہ قومی فیصلے ہیں اور میرے خیال میں ان پر عمل پیرا ہونا
نہایت ضروری ہے، شاہ حسین کو ان کا احترام کرنا چاہیے، کیونکہ اس کانفرنس سے پہلے عرب وزرائے
خارجہ بھی اس قرارداد کی توثیق کر چکے ہیں اور اب نہ کسی اختلاف کا موقعہ ہے اور نہ ہی تنازعہ کی گنجائش
بلکہ ہمیں سنجیدگی سے سوچنا چاہیے کہ ہم اپنے تمام وسائل کسی طرح تنظیم آزادی کو پیش کریں۔ جناب
یاسر عرفات نے بھی شاہ حسین کے اعتراضات کا مدلل جواب دیا تھا۔ شکر ہے کہ رباط کانفرنس میں
قدرے تلخ کلامی کے بعد متفقہ طور پر فیصلے ہوئے اور عربوں کے اتحاد کا پھر بڑے زور سے مظاہرہ
ہوا اور افتتاحی جلسے کے اختتام پر جو مراکش کے شاہ حسن نے خطاب کیا، اس نے عربوں کو متحد
کرنے میں بڑا کردار ادا کیا۔ موصوف نے فرمایا کہ جنگ اکتوبر کو جس میں ہم نے واضح فتح حاصل کی
ختم ہوئے ایک سال کا عرصہ ہونے کو ہے لیکن ہم اختلاف کے باعث فیصلہ کن مقاصد حاصل نہ
کرسکے۔ ان حالات میں ہمارے لیے پہلے سے کہیں یہ ضروری ہوگیا ہے کہ اپنے اتحاد میں کوئی رخنہ
نہ ہونے دیں۔ اور ہم ہر ایسے حل کو مسترد کرتے ہیں جو انفرادی، جزوی اور یک طرفہ ہو۔ اب ہم نے
یہ متفقہ فیصلہ کرلیا ہے کہ ہم اپنی زمین کو آزاد کرائیں گے۔ اور یہ سب عرب زمین ہے اور تمام عرب
کا مسئلہ ہے، اور ہم اس متفقہ مقصد کے حصول کے لیے اپنی متحدہ کوشش اور ممکنہ قوت خرچ کریں
بہرحال رباط کانفرنس میں عرب سربراہوں نے جس ہمت اور دلیری سے متفقہ قراردادیں منظور کی ہیں
اس کا اچھا خاصا اثر سامنے ظاہر ہو رہا ہے اور وہ وقت دور نہیں کہ فلسطین کی مقدس زمین سے
اسرائیل کا ناسور ہمیشہ کے لیے ختم ہوجائے اور فلسطینی عوام بھی اپنے وطن کو لوٹ آئیں۔

سندھ کا ماضی شاندار، حال ترقی پذیر اور مستقبل روشن ہے۔ یہی وہ پاک خطہ ہے جہاں برصغیر میں سب سے پہلے اسلام کی آمد ہوئی۔ قدیم دَور میں تو پوری وادیٔ سندھ کو کابل تک سندھ کہا جاتا تھا۔ پھر زمانہ کے انقلابات سے اس کی حدود کم ہوتی گئیں۔ پاکستان کی تحریک سب سے پہلے سندھ اسمبلی میں پاس ہوئی اور یہاں کے اکثر زعماء اور عوام نے اس کے لیے بڑی قربانیاں دیں۔ پاکستان بننے کے بعد سندھ کی حکومت نے اپنا سارا اثاثہ مع دارالسلطنت کے ان کی نذر کیا، لیکن افسوس کہ پاکستان میں ہر آنے والی حکومت نے اس کو پس پشت ڈال دیا۔ اب جب کہ عوامی حکومت وجود میں آئی اور ہر صوبہ کے لیے مساوی طور پر ترقی کے اسباب فراہم کیے گئے تو سندھ کی وزارت تعلیم کی طرف سے سندھ کے شاندار ماضی بعید پر ایک عالمی مذاکرہ مارچ میں منعقد ہو رہا ہے، جس کے انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ اس مذاکرہ میں نہ صرف پاکستان کے مختلف علاقوں کے ادباء، علماء، مؤرخ اور دانشور شریک ہو رہے ہیں بلکہ مغربی ممالک اور عالم اسلام کے ممتاز عالم بھی شرکت کریں گے اور ان میں سے تقریباً بائیس محققین نے دعوت قبول کر لی ہے۔ یہ ایک نہایت مبارک اقدام ہے کہ اس طرح تاریخی اور علمی مقالات پیش کیے جائیں گے جن سے پاکستانی علاقوں کی ثقافت سے باہر کی دُنیا بھی اچھی طرح متعارف ہوگی۔ اسٹیٹ بنک کے ہال میں اس مذاکرہ کا افتتاح جناب قائدِ عوام وزیر اعظم پاکستان فرمائیں گے۔

ہم اس تقریب کے قیام کے سلسلہ میں سندھ کے وزیر تعلیم جناب پیار علی الانہ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں جن کی مساعی سے سندھ پر یہ عالمی مذاکرہ ہو رہا ہے۔